تاثرات

جناب ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان، اسلامی دنیا اور اسلام کی عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں اور ان کا عہدِ حکومت ہماری تاریخ کا ایک روشن باب ثابت ہوا ہے۔ پاکستان کے تحفظ و استحکام اور تعمیرِ نو کے لیے انھوں نے اس مملکت کی نظریاتی اساس کو زیادہ سے زیادہ مستحکم بنانے پر پوری توجہ کی اور اس کے لیے متعدد عملی تدابیر اختیار کیں۔ چنانچہ ان کے دورِ صدارت میں پاکستان کا جو دستور بنایا اور نافذ کیا گیا اس میں نہایت اہم اسلامی دفعات شامل کی گئیں جو پاکستان کی نظریاتی اساس کے تحفظ کی ایک مؤثر ترین ضمانت ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ان افکار و نظریات کو فروغ دینے اور مقبولِ عام بنانے پر بھی توجہ کی گئی جو تحریکِ پاکستان کی اساس قرار دیئے گئے تھے نیز اہلِ پاکستان بالخصوص نوجوان نسل کو اس طویل اور عظیم جدوجہد سے باخبر رکھنے کی تدابیر بھی اختیار کی گئیں جو آخر کار قیامِ پاکستان کی شکل میں کامیابی سے ہم کنار ہوئی۔

حضرت قائدِ اعظمؒ اور حضرت علامہ اقبالؒ ہمارے دو عظیم ترین رہنما ہیں جن کے فکر و عمل کا نتیجہ ملی بیداری اور قیامِ پاکستان کی شکل میں نکلا۔ علامہ اقبال کے افکار نے ملتِ اسلامیہ میں ایک ذہنی انقلاب پیدا کر کے ملی بیداری کی روح پھونک دی اور قائدِ اعظم کی عملی جدوجہد نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا اور ایک عظیم اسلامی مملکت وجود میں آگئی۔ پاکستان کی تاریخ میں ان عظیم رہنماؤں کو دائمی اہمیت حاصل ہے اور وزیرِ اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان کی تعمیرِ نو کے منصوبوں میں ان کے نظریات کو بنیادی اہمیت دی ہے۔ چنانچہ ان نظریات کو فروغ دینے، اپنی مملکت کے محسن اور مفکر کی خدمات و احسانات کا اعتراف کرنے، ادراِن کے حالاتِ زندگی، افکار و نظریات اور ملی بیداری و آزادی کے لیے شدید جدوجہد سے ساری دنیا کو باخبر کر کے ان کی عظمت و اہمیت کا عالمگیر احساس پیدا کرنے کے لیے

۱۹۷۶ کو قائداعظم کا سال اور ۱۹۷۷ کو علامہ اقبال کا سال قرار دینے کا اہم اور مستحسن فیصلہ کیا گیا۔

گزشتہ سال قائداعظم کے صد سالہ یوم ولادت کی تقریبات نہایت وسیع پیمانے پر بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منائی گئی تھیں اور اس سال علامہ اقبال کے صد سالہ یوم ولادت کی تقریبات کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کے لیے ایک مرکزی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس کے سربراہ خود وزیر اعظم بھٹو ہیں۔ منجملہ دیگر امور کے یہ کمیٹی علامہ اقبال کا مقبرہ از سر نو تعمیر کرائے گی اور ایک تجویز یہ ہے کہ نیا مقبرہ شیخ سعدیؒ اور حافظ شیرازیؒ کے مقبروں کی طرز پر تعمیر کیا جائے۔ اس کے علاوہ اقبال اکیڈیمی کی شاندار عمارت بھی تعمیر کی جائے گی۔ لاہور میں علامہ اقبال کی رہائش گاہ "جاوید منزل" کو ایک قومی نوادر خانہ میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ علمی و تحقیقی ادارے علامہ مرحوم کی زندگی اور ان کی شاعری، فلسفہ، تعلیمات و نظریات اور ملی خدمات کے بارے میں کتابیں شائع کریں گے اور علمی و ادبی مجلّے اور اخبارات خصوصی شمارے نکالیں گے۔ اقبالیات پر تحقیقی کام کرنے کے لیے پروفیسر شپ، فیلو شپ اور طلائی تمغوں کی شکل میں نیشنل اقبال ایوارڈ دیے جائیں گے۔ حکومتِ پاکستان نے ایران، ترکی، سعودی عرب، مصر، لیبیا اور مراکش کے تعاون سے ایک جائنٹ اقبال ایوارڈ دینے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی دوسری یونیورسٹیوں کے اشتراک سے علامہ اقبال کی زندگی پر ایک بین الاقوامی کانگریس بھی منعقد کرے گی۔ اس کے علاوہ تعلیمی اداروں میں علمی، تقریری اور ورزشی مقابلے بھی ہوں گے اور انعامات دئے جائیں گے۔

اقبال مفکرِ پاکستان ہیں۔ ان کی بیدار کی ہوئی اسلامی روح آج بھی اس قوم کا سرمایۂ حیات ہے اور ان کی عظیم خدمات کا بہترین اعتراف یہی ہے کہ اس روح کو ہمیشہ زندہ و بیدار رکھا جائے۔ ہمیں یقین ہے کہ قائداعظم کے سال کی طرح اقبال کا سال بھی کامیابی سے منایا جائے گا اور ہمارے لیے نہایت مفید اور فیض آفرین ثابت ہوگا۔

(رزاقی)